

تفسیر فاروقی

نارنگی



یہ تحریر بطور خاص اُن لوگوں کو پڑھنا چاہیے جو دوستوں پر بے تحاشا اعتبار کرتے ہیں۔ شک جن کا دیر بے جوہر بہم ہو جاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو جو عشق کے گداز اور جذبول کے اسرار و رموز سے نا آشنا ہیں۔ اصل میں یہ واقعہ سب کو پڑھنا چاہیے۔ کہ ہمارے گھر دل میں ایسے مسائل روز پیدا ہوتے ہیں اور ہمیں تمینوں سے دوچار کر دیتے ہیں۔

یورپ میں عرصے تک اس واقعے کا چرچا رہا۔ مختلف رسالوں اور اخباروں نے اس کے مختلف عنوان رکھے۔ میں نے اس کا عنوان ناقابل تشریح تجویز کیا ہے۔ میرا خیال ہے آپ مجھ سے اتفاق کریں گے۔

(شکیلے عادلے زادہ)

جنوری کی ایک سرد اور سہانی صبح کا منظر
کے مشہور بیرسٹر ولیم نے عازم سفر ہونے سے پہلے اپنے چوٹے
بچے کو پیار کیا۔ بیوی کو خدا حافظ کہا اور برسیلز جانے والی
ٹرین میں سوار ہو گیا۔

اس روز کے بعد اُس کی بیوی اور اکلوتا بچہ کبھی
اس کی شکل نہ دیکھ سکے۔!

ولیم کو اسی روز رات کی ٹرین سے واپس آنا تھا لیکن
دو دن گزر جانے کے بعد بھی نہ وہ واپس آیا اور نہ اس کی
طرف سے کوئی خیر خبر ملی۔ مسٹر ولیم سخت پریشان تھی کہ
اس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا کہ وہ کوئی اطلاع تک نہ
بھیج سکا۔ چنانچہ دو روز شدید انتظار کے بعد مسٹر ولیم نے
اُس کی گمشدگی کی اطلاع پولیس کو دے دی۔

عجیب بات یہ تھی کہ کسی کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ بیڑ
کس سلسلے میں برسیلز گیا تھا۔ البتہ دو ایک روز بعد ولیم
کے ایک واقف کار نے بتایا کہ اتفاقاً ولیم سے اس کی ملاقات
ٹرین میں ہوئی تھی اور وہ کچھ دور تک اس کا ہمسفر رہا۔
گفتگو کے دوران ولیم نے اُسے بتایا تھا کہ وہ برسیلز
اپنے ایک اہم موکل سے ملنے جا رہا ہے جو ایک بڑا امریکن
بزنس مین ہے۔ اُس نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس موکل سے
اُس کی کبھی ذاتی ملاقات نہیں ہوئی۔ اب تک اُن کے
درمیان صرف خط و کتابت ہوتی رہی ہے اور اُس موکل
نے بطور ریڈوانس ڈیڑھ سو ڈالر بھی بھیجے ہیں۔

بیرسٹر کے دفتر کی تلاشی کے بعد کاغذات میں نہ تو
اُس نام معلوم موکل کا کوئی خط ہی مل سکا اور نہ ہی اس رقم
کا چیک ہاتھ آیا جو اُس نے بیرسٹر کو پیشگی فیس کے طور
پر روانہ کیا تھا۔ چنانچہ بیرسٹر کی گمشدگی ایک عقدہ لایحل
سب رنگ نہایت

بن کر رہ گئی۔

اس قسم کے واقعات میں عام طور پر یہی شبہ کیا جاتا ہے کہ لاپتہ شخص کسی حادثے یا خطرناک سازش کا شکار ہو گیا ہے، لیکن ولیم کے چند پرانے دوست اور پڑوسی اس کی گمشدگی سے متعلق مختلف قیاس آرائیاں کر رہے تھے۔

بیرسٹر نے برسیلز کے پراسرار سفر سے کچھ ہی عرصے قبل رومن کیتھولک عقیدہ اختیار کر لیا تھا۔ اس لئے کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ وہ کسی کیتھولک راہب خانے میں چلا گیا ہے اور رہبانیت اختیار کر لی ہے۔

برخلاف اس کے کچھ قریبی حلقوں میں دبی زبان سے اس شک کا اظہار بھی کیا جا رہا تھا کہ دوسرے ذہین اور باکمال لوگوں کی طرح ولیم کی شخصیت کا ایک کمزور پہلو بھی ہے یعنی اس کی مذہب پرستی کے برعکس تعیش پسندی جس کی تسکین کی خاطر وہ کبھی کبھار غیر عورتوں کے پاس بھی جاتا رہتا تھا۔ مسز ولیم اپنے شوہر کے بڑی خاموش طبع، نیک طبیعت اور پرہیزگار قسم کی عورت تھی اور ایک بدکار اور گنہگار شخص کے نقطہ نظر سے ایک پرہیزگار عورت کے ساتھ جنسی تعلقات نباہنا اور زندگی گزارنا بڑا دشوار ہوتا ہے، اس لئے بہت ممکن ہے کہ وہ کسی عورت کے ساتھ مہنی مون منانے چلا گیا ہو۔ اس سے قبل بھی دو چار مرتبہ ولیم کی یہ ”چھوڑیاں“ پکڑی گئی تھیں مگر مسز ولیم نے ہمیشہ فراخ دلی سے اسے معاف کر دیا تھا۔

بہت سے لوگ ولیم کی خوشگوار کامیاب ازدواجی زندگی پر رشک کرتے تھے، صرف اس کے چند قریبی رشتہ دار اور دوست اس حقیقت سے واقف تھے کہ بیرسٹر اتنا

خوش نہیں تھا جتنا دکھائی دیتا تھا۔ اس میں شک نہیں

کہ بیرسٹر کو دنیا کی ہر وہ نعمت میسر تھی جو ایک آسودہ اور خوش حال زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے۔ عزت، دولت اور معاشی تحفظ سب کچھ اسے حاصل تھا۔ اپنے پیشے میں بھی وہ بڑی عزت و وقار کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اس کے ایک چھوٹا بچہ تھا جس سے وہ دونوں پیار کرتے تھے۔ لیکن اکثر لوگوں کو پتا نہ تھا کہ بیرسٹر دراصل ازدواجی زندگی کی حقیقی خوشیوں سے محروم ایک دل شکستہ شخص ہے۔ ولیم اور اس کی بیوی جوتیا دونوں اپنی جگہ دلکش اور مثالی شخصیت کے مالک تھے اور اپنے حلقے میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مگر دونوں ایک دوسرے کے لئے قطعی غیر موزوں اور بے جوڑ تھے۔ ان میں کوئی قدر مشترک نہ تھی۔

جوتیا، بلجیم کے ایک مشہور مذہب اور سیاست دان کی بیٹی تھی۔ وہ انتہائی حساس اور نازک طبع ہونے کے ساتھ مذہب کی طرف فطری میلان رکھتی تھی۔ اسی بنا پر ولیم اسے ”زادہ خشک“ کہا کرتا تھا۔ ایک بار اپنی بیوی پر طنز کرتے ہوئے اس نے اپنے دوست سے کہا تھا ”اس میں شک نہیں کہ میری بیوی خوبصورت ہے۔ لیکن ایسی ہی خوبصورت جیسے ایک مجسمہ!“

ان دونوں کی شادی اگرچہ فرانسیسی رواج کے مطابق باہمی رضامندی سے ہوئی تھی بلکہ ولیم کو تو جوتیا سے ایک حد تک عشق تھا، لیکن قیدِ شریعت میں آنے کے بعد ہی سے ولیم کے طور طریق اور عادات و خصائل جوتیا کے لئے سخت ناگوار ثابت ہوئے۔ چنانچہ ایک سال کی ناچاقی کے بعد ان کا ازدواجی رشتہ انتہائی نزاعی حالت کو پہنچ گیا اور وہ طلاق کے امکانات پر غور کرنے لگے، لیکن اپنے اکلوتے

بچے کی خاطر جس سے دونوں کو بید محبت تھی اور جسے وہ کسی طور پر اپنے سے علیحدہ کرنے کے لئے تیار نہ تھے، انہوں نے طلاق کا خیال ترک کر دیا اور اپنے اختلافات کو دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ رکھنے کے لئے انہوں نے یہ طے کیا کہ دونوں ایک ہی جگہ بظاہر میل جول سے رہیں گے لیکن انہیں ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ظاہر ہے یہ معاہدہ حد درجہ مہمل اور غیر فطری تھا اور اس کا حاصل خانہ غرابی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے چنانچہ ولیم جو پہلے ہی عیاش طبع واقع ہوا تھا اب وہ آزاد ہو گیا اور اس کی چوری چھپے آوارگیاں بڑھتی گئیں لیکن ان عیاشیوں سے بھی بڑھ کر جو تباہ کن صورتحال پیدا ہو چکی تھی وہ قطعی غیر متوقع تھی۔ حالات بد سے بدتر ہوتے گئے اور ولیم کی پراسرار گمشدگی سے قبل اپنے نقطہ عروج پر پہنچ چکے تھے۔

اینٹورپ ٹاؤن میں ہی ایک بیوہ عورت میڈم پلیئر کی ولیم فیملی سے پرانے خاندانی روابط تھے۔ اس کے تین لڑکے تھے جو اپنی تعلیم سے فارغ ہوتے ہی اپنے کیریئر بنانے کی نگ و دو میں مصروف ہو گئے تھے۔ سب سے بڑا آرمنڈ انتہائی ذہین اور ہوشیار انجینئر تھا۔ اس نے امریکہ جاکر وہیں اپنا کاروبار شروع کر دیا تھا۔ جس میں اس نے خاصی ترقی کر لی تھی۔ اسی دوران اس نے ایک حسین امریکی لڑکی سے شادی کر لی تھی، لیکن بد قسمتی سے چند ہی سال بعد وہ ایک بیٹی کو جنم دے کر ہمیشہ کے لئے اسے داغ مفارقت دے گئی تھی۔

اس کے دونوں چھوٹے بھائیوں نے وطن میں اپنا کاروبار شروع کر دیا تھا لیکن وہ اپنے بھائی آرمنڈ کی طرح کچھ زیادہ ترقی نہ کر سکے اور پھر ایک وقت آیا کہ ان کی فرم فراڈ کے نتیجے میں دیوالیہ ہو گئی۔ فرم کے دوسرے پارٹنرز نے

دونوں بھائیوں کو اس فراڈ میں ملوث کر لیا۔

پلیئر فیملی کیلئے جس کا شمار شہر کے معزز لوگوں میں ہوتا تھا یہ بات انتہائی باعث ننگ اور رسوا کن تھی چنانچہ ان کی والدہ میڈم پلیئر نے فوراً اپنے لڑکے آرمنڈ کو تار دے کر بلایا۔ آرمنڈ تار ملتے ہی بے تاخیر گھر پہنچا تاکہ اپنے بھائیوں کو اس مصیبت سے بچا سکے۔ آرمنڈ ایک عرصے سے باہر رہنے کی بنا پر اپنے وطن سے بڑی حد تک بے تعلق ہو چکا تھا۔ اسے پتا نہ تھا کہ اس پیچیدہ مسئلے میں کس وکیل یا برٹر سے رجوع کرے۔ جب اس نے اپنے جاننے والوں سے مشورہ کیا تو ہر ایک نے یہی رائے دی کہ ولیم ہی ایک ایسا قابل بیرسٹر ہے جو اس کے بھائیوں کو اس الجھن سے نجات دلا سکتا ہے۔

چنانچہ اس نے مقدمے کی پیروی کے لئے بیرسٹر ولیم سے رجوع کیا اور یہ مشاق بیرسٹر کی کوشش و حکمت تھی کہ دونوں بھائی باعزت بری ہو گئے۔ اس کے بعد آرمنڈ نے ایک بھائی کو امریکہ میں ملازمت دلادی اور خود اینٹورپ میں ہی اپنی بچی کے ساتھ رہنے لگا۔

آرمنڈ ولیم کا بے حد ممنون تھا کہ اس کی کوششوں سے ان کی عزت بچ گئی۔ اس احساس ممنونیت نے رفتہ رفتہ دوستی کی شکل اختیار کر لی اور پھر دونوں میں اس قدر گارہی چھننے لگی کہ رات دن کا ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہونے لگا۔ ولیم کی خوبصورت بیوی جو لیا اگرچہ طبعاً کمزور واقع ہوئی تھی لیکن اس نے بھی بہت جلد آرمنڈ سے دوستانہ تعلقات استوار کر لئے اور اس حد تک کہ وہ اپنے شوہر کے دوسرے دوستوں پر اسے فوقیت دیتی تھی۔ اور اس کی چھوٹی بچی کے ساتھ بے حد شفقت اور محبت سے پیش آتی تھی۔ جہاں تک آرمنڈ کا تعلق تھا، اس کا لگاؤ

ان تعلقات سے کیا جاسکتا ہے جو رفتہ رفتہ گہری دوستی میں تبدیل ہو گئے۔ ایک ایسی عورت کے ساتھ جو شباب اور حسن و جمال کا پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ عجیب سا سوگوار انداز لئے ہوئے تھی۔

بہت جلد آرمینڈ نے ان دونوں کے درمیان وہ مقام حاصل کر لیا جو عموماً شوہر اور بیوی کے مشترک دوستوں کو حاصل ہوتا ہے یعنی دونوں کا ہمدرد اور معتمد صلاح کار۔ وہ ایک طرف ہمدردی سے ولیم کی شکایتیں اور رنجشیں سنتا تو دوسری طرف اپنے شوہر کے تغافل کی شاکی اور سوگوار بیوی کے دکھڑے بھی انتہائی ہمدردی سے سنتا اور اس کی دلجوئی کرتا۔

ایسے دوست کی پوزیشن جو شوہر اور بیوی دونوں سے بے تکلف ہو اس وقت بڑی نازک ہو جاتی ہے جب شوہر اور بیوی کے آپس کے تعلقات کشیدہ ہوں۔ ایسے ہی موقعوں کے لئے ایک فرانسیسی کہاوت ہے کہ ”درخت اور اس کی چھال کے درمیان اپنی انگلی نہ پھنساؤ“ اس میں شک نہیں کہ آرمینڈ نے شروع میں ولیم اور جولیا کے درمیان صلح و صفائی کرانے کی انتہائی کوشش کی لیکن وہ بری طرح ناکام رہا۔ اس کے برعکس شوہر اور بیوی کے درمیان خلیج وسیع تر ہوتی گئی۔ ادھر آرمینڈ کی دوستی جولیا کے ساتھ رفتہ رفتہ گہری محبت میں تبدیل ہو گئی۔ محبت جس نے اس کی رُوح کو جولیا کی رُوح کے ساتھ مربوط کر دیا۔ اور جس کے متعلق وہ قسم کھا کر کہا کرتا تھا کہ جولیا کے ساتھ اس کی محبت انتہائی پاکیزہ اور روحانی ہے۔

وقت گزرتا گیا لیکن انجینئر کو انٹیورپ شہر سے کچھ

ایسی وابستگی پیدا ہو گئی کہ پھر اس نے امریکہ واپس جانے کا نام نہ لیا۔ میڈم پلینز اپنی مادرانہ جبلت سے فوراً بھانپ گئی کہ اس کا بیٹا کس روگ میں مبتلا ہے اور وہ کون ہے جو اس کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالے ہوئے ہے؟ اس نے اپنے بیٹے کو خبردار کیا کہ وہ اپنی تباہی کے راستے پر جا رہا ہے لیکن انجینئر نے اس وقت یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ یہ محض اس کا شک ہے۔

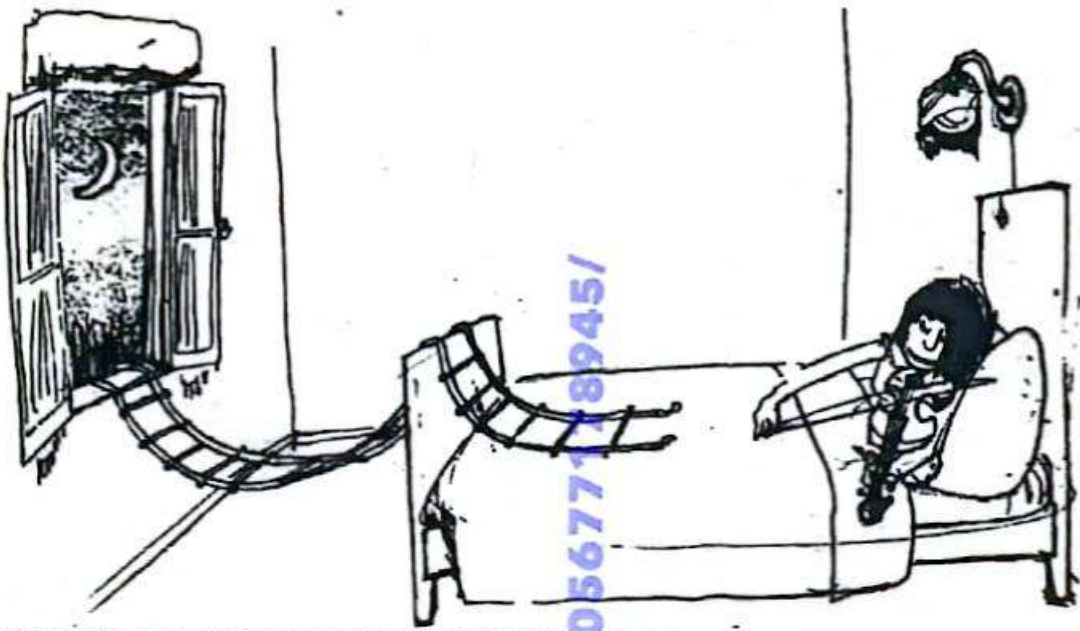
آخر کچھ ہی روز بعد کسی فتنہ پرداز عورت نے دیکھتے ہیں کہ وہ جولیا کے بچے کی نرس تھی، ایک گناہ خط بیرسٹر کو لکھا جس میں اس بات کا انکشاف کیا گیا تھا کہ اس کا بہترین دوست آرمینڈ اس کی بیوی کے ساتھ چوری چھپے محبت کی پتلیں بڑھا رہا ہے اور یہ بات شہر میں ہر جگہ موضوع سخن بنی ہوئی ہے۔

بیرسٹر کے دل میں اپنی بیوی سے ترک تعلقات کے باوجود محبت کی اتنی چنگاری ابھی باقی تھی۔ جو حسد اور رقابت کی آگ بھڑکا سکے۔ چنانچہ وہ خط پاکر سخت بدگمان اور مشتعل ہوا اور یہ رقعہ نذر آتش کرنے کی بجائے، جیسا کہ اُسے چاہیے تھا، اپنی بیوی کے رشتے داروں کو دکھانے کے لئے محفوظ کر لیا۔ اسی وقت غصے میں اس نے آرمینڈ کو بھی ایک خط لکھ ڈالا جس کا مضمون یہ تھا۔

آرمینڈ:

تم سے انتہائی گہرے مراسم کے باوجود میں اپنے ایک افسوسناک فیصلے سے تمہیں مطلع کر رہا ہوں، جو موجودہ حالات کے پیش نظر انتہائی ناگزیر تھا۔

مجھے ایک گناہ خط موصول ہوا ہے جس میں مجھے بتایا گیا ہے کہ تمہاری اور جولیا کی محبت ان دنوں ہر جگہ موضوع سخن بنی ہوئی ہے، لہذا اپنی عزت و ناموس



کے تحفظ کی خاطر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کبھی تم ہمارے گھر نہیں آؤ گے۔

تمہیں معلوم ہے میں اور جو لیا اپنے بچے کی خاطر ایک دوسرے سے منسلک ہیں، تم بھی ایک بچی کے باپ ہو اس لئے میرے احساسات کا اندازہ بخوبی کر سکتے ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ ہمارے افعال و کردار سے ہمارے بچے کسی بھی طرح متاثر ہوں۔

پس تم سے انتہائی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں آرمینڈ کہ اس خط کا جواب دینے کی کوشش نہ کرنا۔ اس صورتحال سے مجھے سخت صدمہ پہنچا ہے اور میرے اعصاب بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ لہذا اس موضوع پر میں کسی قسم کی مزید گفتگو کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ تم سے اس طرح دیرینہ دوستانہ تعلقات ختم کر کے ہوئے مجھے انتہائی افسوس ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ تم اس بارے میں مجھ سے اتفاق کرو گے کہ ترک تعلق میں ہی دونوں کی بہتری ہے۔

خدا حافظ

ولیم

آرمینڈ یہ خط ملتے ہی فوراً ولیم کے ہاں پہنچا

اپنی صفائی کرتے ہوئے اس نے ولیم کو قسم کھا کر بتایا کہ اس کی بیوی کے ساتھ اس کے تعلقات انتہائی پاکیزہ ہیں اور وہ اس کے لئے اپنے دل میں غیر معمولی عقیدت و احترام کے جذبات رکھتا ہے۔ اور یہ کہ آج تک اس نے جو لیا کوئی ایسی بات بھی نہیں کی جو ایک بھائی کو زیب نہیں دیتی! اس کے بچے میں سچائی کی کچھ ایسی جھلک تھی کہ ولیم اپنی بے جا بدگمانی پر سخت شرمندہ ہوا اور آرمینڈ سے فوراً معافی مانگ لی۔ یہی نہیں بلکہ اُسی روز رات کو اپنے اور جو لیا کے ساتھ کھانے پر مدعو کر لیا۔

تاہم ان تینوں کے درمیان وہ پہلا جیسا دوستی کا معصوم اور پاک جذبہ باقی نہ رہا۔ بیرسٹر کو گناہ خطوط بدستور ملتے رہے۔ شکوک و شبہات دوبارہ جنم لیتے رہے اور پھر وہ دن بھی آگیا جب ولیم ان دنوں کی معنی خیز مسکراہٹ میں سب کچھ پا گیا۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے یہ سب کچھ برداشت نہ کر سکا اور غصے سے آگ بگولہ ہو گیا! ٹیلیفون چھوڑ کر کھڑا ہو گیا اور اپنی بیوی کے سامنے ہی آرمینڈ کی بڑی بے عزتی کی اور اسے صاف صاف بتا دیا کہ اب وہ اپنے گھر میں اس کی موجودگی کسی طور برداشت نہیں کر سکتا۔ اگلے روز اس نے انجینئر کو سب راز افشا



https://www.facebook.com/groups/372605677178945/

ابھی لکھا جس میں پھر ایک بار اس ناگوار معاملے کے
میں اپنے احساسات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

آرمنڈ !

مجھے اس سے غرض نہیں کہ اس
معاملے میں کس حد تک صداقت ہے بلکہ
اس سلسلے میں جو کچھ کہا جا رہا ہے اس کے
متعلق مجھے سخت تشویش ہے۔ وہ گناہ
خطوط جو مجھے اب تک موصول ہو رہے ہیں
اس بات کا بٹن ثبوت ہیں کہ ہمارے ہاں
تمہاری ہمہ وقت موجودگی کو لوگ شک کی
نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور بولیا کے ساتھ
تمہاری وابستگی پر محمول کرتے ہیں۔ لہذا میں
اپنی اور بولیا کی عزت و ناموس کا واسطہ دے
کر تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم آئندہ
ہمارے ہاں آنا جانا ترک کر دو گے۔ اس
خط کا جواب دینے کی ضرورت نہیں اور نہ
ہی مجھ سے ملنے کی کوشش کرنا۔

مجھے انتہائی افسوس ہے کہ میں تم سے
دوستانہ تعلقات ترک کرنے پر مجبور ہوں۔
مجھے یقین ہے کہ تم محسوس کرو گے کہ اس

کے سوا کوئی اور چارہ نہ تھا۔ خدا حافظ ولیم
مندرجہ بالا خط ولیم کی دانش مندی اور اعلیٰ ظرفی
کا آئینہ دار ہے۔ اس نازک صورت حال میں ایک شوہر
اپنے دوست تمار قیب کو اس سے بہتر شریفانہ پیرائے
میں خط لکھ بھی نہیں سکتا۔ لیکن انجینئر نے اس خط کو
قطعی غلط معنی پہنائے اور اس کو اپنے لئے انتہائی
ہتک آمیز سمجھا۔

اس نے بیرسٹر کو اس خط کا کوئی جواب نہیں دیا۔
لیکن اس کی بیوی کو اس خط کی نقل بھیج دی۔ بولیا کو
جب یہ پتا چلا کہ اس پر یہ شرمناک الزام لگایا گیا ہے
تو وہ سخت برہم ہوئی اور سیدھی اپنے شوہر کے پاس
پہنچی اور سختی سے مطالبہ کیا کہ اب وہ طلاق لیسنے
چاہتی ہے۔

ولیم بیوی کی اس دھمکی سے بری طرح گھبرا گیا۔ اُس
نے اُسے یقین دلایا کہ محض ان افواہوں سے بچنے کے لئے
اس نے یہ اقدام ضروری سمجھا اور نہ اس کے کردار پر نہ پہلے
کبھی اسے شک تھا اور نہ اب ہے۔ اس نے اسے سمجھایا
کہ محض اس بنا پر اس کا طلاق کا مطالبہ کسی طرح مناسب
نہیں اور جب کہ ان کا راز کافی سمجھا رہا ہو گیا ہے، ہمارے
اس طرح علیحدگی اختیار کرنے سے اس کے ناپختہ ذہن پر

کو قابل قبول ہوگا۔

اس معاہدے پر مسٹر لانگی نے سیرسٹر اور اس کی بیوی دونوں سے دستخط لئے اور اس تحریر کو اپنی تحویل میں رکھ لیا۔

جولیا نے معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ آرمینڈ کو اگلے روز رات کے کھانے پر مدعو کیا۔ اس خود سر عورت نے اپنے نسوانی وقار کو قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری سمجھا کہ معاہدے کی اس شرط کی کہ دوہ اپنے دوستوں کے انتخاب میں قطعی طور پر آزاد ہو گی، لفظی اور معنوی طور پر تعمیل کر کے معاہدے کی اسپرٹ کی خلاف ورزی کی جائے۔ شوہر کو جب اس بات کا علم ہوا تو وہ فوراً یہ شرط توڑنے کے لئے تیار ہو گیا۔ ”ہرگز نہیں“ اس نے درشت لہجے میں کہا۔ ”میں اپنے گھر میں آرمینڈ کی موجودگی ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کے یہاں آجانے سے پھر وہی جھگڑا پیدا ہوگا۔“

ابھی اس معاہدے پر ان کے دستخطوں کی روشنائی سوکھنے بھی نہ پائی تھی کہ دونوں اس کی خلاف ورزی پر اتر آئے ان کے دوست مسٹر لانگی نے جولیا کو سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ وہ غلطی پر ہے اور اس طرح معاہدے کی اسپرٹ کی بہر طور خلاف ورزی ہوئی ہے لیکن جولیا اپنی جگہ اٹل رہی۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ اپنی جگہ حق بجانب ہے اور آرمینڈ کے ان کے ہاں حسب سابق بے رک ٹوک آنے سے ہی وہ یہ سمجھ سکتی ہے کہ اب اس کے شوہر کو اس کے کردار کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں، اس کے علاوہ جولیا نے آرمینڈ کو بھی اس جھگڑے

بڑے مضر اثرات مرتب ہوں گے۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ جولیا کسی طور اپنا فیصلہ واپس لینے پر تیار نہیں تو اس نے بلجین ہائی کورٹ کے صدر مسٹر لانگی سے رجوع کیا جس سے ان دونوں کے پرانے تعلقات تھے۔ مسٹر لانگی نے بھی جولیا کو سمجھایا کہ اس مرحلے پر اس کا طلاق چاہنا حد درجہ نامناسب ہے اور ان کے بیٹے کے حق میں یہ بڑا ظلم ہو گا۔ جولیا شروع میں پس و پیش کرتی رہی۔ بالآخر مسٹر لانگی نے اس کی رضامندی سے ایک غیر رسمی معاہدہ تیار کر لیا۔ جس کا متن درج ذیل ہے۔

معاہدے کے پہلے حصے میں ولیم نے اپنے رویے پر معذرت کا اظہار کیا تھا اور یہ تسلیم کیا تھا کہ جولیا پر عائد کردہ تمام الزامات قطعی بے بنیاد اور جھوٹے تھے۔

دوسرے حصے میں یہ طے پایا کہ شوہر اور بیوی دونوں ایک ہی مکان میں دو الگ الگ حصوں میں رہیں گے اور دونوں کا کھانا پینا بھی الگ ہوگا۔ البتہ اپنے بیٹے کی خاطر کبھی کبھی بچہ ایک ساتھ کھائیں گے۔ بیٹے کی تعلیم و تربیت اور دیگر متعلقہ امور باہم مشورے سے طے کئے جائیں گے۔

جولیا نے اپنے طور پر یہ وعدہ کیا کہ وہ شوہر کے دوست احباب اور دیگر ملاقاتیوں کی موجودگی میں بیوی کی حیثیت سے پیش آئے گی، لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے یہ شرط بھی لگائی کہ اپنے دوستوں کے انتخاب میں وہ قطعی طور پر آزاد ہوگی۔

معاہدے کے آخری حصے میں دونوں نے یہ عہد کیا کہ وہ آئندہ کسی معاملے میں بحث و تکرار سے حتی الامکان گریز کریں گے اور کسی نزاع یا اختلاف رائے کی صورت میں مسٹر لانگی کو اپنا ثالث بنائیں گے، جن کا فیصلہ دونوں

تفصیل لکھ بھیجی جو اس کو ڈنر پر مدعو کرنے کے نتیجے
ولیم نے کھڑا کیا تھا۔

آرمینڈ خاموشی سے اپنی یہ تذلیل برداشت
رکنا چنانچہ جواباً اس نے فوراً ولیم کو یہ خط لکھا :
ولیم۔

مجھے معلوم ہے تمہارے اور جولیا کے
درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس میں واضح
طور پر یہ تحریر ہے کہ جولیا اپنے دوستوں
کے انتخاب میں قطعی طور پر آزاد ہوگی۔
چنانچہ اپنے اس حق کو استعمال کرتے ہوئے
اس نے دوستی کے لئے میرا انتخاب کیا ہے
اور یہ چاہتی ہے کہ تم مجھے اس حیثیت سے
تسلیم کرو، لیکن تم نے اس سے انکار کر کے
نہ صرف یہ کہ معاہدے کی صریحاً خلاف ورزی
کی ہے بلکہ میری بھی سخت توہین کی ہے۔
تمہاری بیوی جو انتہائی شریف النفس
عورت ہے، میری بچی سے بے حد لگاؤ اور
انیت رکھتی ہے، اس لئے اس کے، اپنی
بچی اور تمہارے مفاد کے پیش نظر میں ایک
بار پھر تمہیں معاف کرتا ہوں! لیکن اس سلسلے
میں تم نے جو رویہ اور طرز عمل اختیار کیا ہے
وہ میں کبھی نہ بھول سکوں گا۔

(آرمینڈ)

ولیم نے یہ خط بغیر کھولے ہی واپس کر دیا تھا۔
الطرح شوہر اور بیوی کے درمیان اختلافات کی خلیج
زین سے وسیع تر ہوتی گئی اور آخر کار وہ دن آیا جب ولیم
نے قطعی مایوس ہو کر اپنی بیوی کو طلاق دینے کا فیصلہ کر

لیا لیکن جب اس نے جولیا سے اپنا ارادہ ظاہر کیا تو اس
نے صاف انکار کر دیا۔ حالانکہ اس سے قبل وہ خود طلاق
لینے پر مصر تھی۔

اگر اس غیر معمولی کہانی کے نفسیاتی پہلو کو سامنے لایا
جائے جو اس کی اہم خصوصیت ہے تو یہ بات واضح ہو
جاتی ہے کہ جولیا کا آخر میں طلاق لینے سے انکار کرنا اس
بھیانک ڈرامے کی ایک کڑی تھی جو اس کے بعد کھیل گیا،
آرمینڈ کی جولیا کے ساتھ دوستی اب والہانہ عشق
کی حد میں داخل ہو چکی تھی اور جولیا کے دل میں بھی وہی
جذبات کچھ اور گہرے ہو گئے تھے۔ ان حالات میں اگر جولیا
آرمینڈ سے شادی کرنا چاہتی تو بڑی آسانی سے اپنے مقصد
میں کامیاب ہو سکتی تھی، لیکن اس صورت میں اسے اپنے
بیٹے سے یا تو بالکل محروم ہونا پڑتا یا شوہر کی شرکت میں اسے
رکھنا پڑتا۔ فرانسیسی اور بلجیٹن قانون کے مطابق عدالت
سے طلاق منظور ہو جانے کے بعد بچے کے ماں باپ دونوں
کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ بچے کو ایک ایک مہینے اپنے
ساتھ رکھیں۔

پریشان ہونا چھوٹے!

زندگی کے دکھ سکھ قبل از وقت معلوم کر کے ذہنی پریشانیوں
سے نجات حاصل کیجئے اور خوشحال زندگی گزار لیئے۔

دولت، صحت، محبت، شادی، کاروبار، سفر اور امتحان میں
کامیابی یا ناکامی دیگر مشکلات سے متعلقہ ہر سوال کا جواب تسلی بخش
دیا جاتا ہے۔ اپنے تفصیلی حالات کے ہمراہ جوابی لغافہ ضرور بھیجئے۔
(خط و کتابت صیغہ راز میں رہے گی)

پتہ: ایف۔ ایم خان (ماہر فلکیات نجوم) پوسٹ بکس ۳۲۰ کوٹلی

ولیم سے انکار کرنے کے بعد جولیا نے مسٹر لانگی کو ایک خط لکھا جس کا متن درج ذیل ہے۔

میں نے ولیم کو طلاق دینے سے قسطنطنیہ انکار کر دیا ہے اس لئے کہ اس کے نتیجے میں میرا بچہ مجھ سے جدا ہو جائے گا جو میں کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتی۔ میں نہیں چاہتی کہ میرا بچہ اس شخص کی تحویل میں رہ کر پریش پائے جس سے میں دلی نفرت کرتی ہوں، اس بنا پر کہ جب میری عزت و ناموس کو اس رکیک انداز میں چیلنج کیا گیا تو اس شخص نے میری حمایت کے بجائے میرے اور میرے دوست کے ساتھ انتہائی تذلیل آمیز رویہ اختیار کیا۔

اگر اس نے طلاق کے لئے مقدمہ دائر کیا تو میں اپنا تحفظ کرنا جانتی ہوں۔

چنانچہ ولیم نے اپنے بچے کے مستقبل کے پیش نظر اور حالات سے مجبور ہو کر ہتھیار ڈال دیئے اور جولیا کو اپنے ساتھ رکھنے پر مجبور ہو گیا۔

انسانی فطرت بڑی پیچیدہ اور عجیب ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہ اپنے دل میں جولیا کے لئے انتہائی پاکیزہ جذبات رکھتا ہے۔ لیکن درحقیقت لاشعوری طور پر ان جذبات کے عقب میں عشق کا جذبہ بھی پروان چڑھ رہا تھا۔ اس کی پوشیدہ خواہش یہی تھی کہ وہ جولیا کو کسی طرح آزاد کر کے اس سے شادی کر لے۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ جولیا کی اپنے بچے کے ساتھ شدید محبت نے طلاق کو ناممکن بنا دیا ہے تو اسے جولیا کو آزاد کرانے کا صرف ایک ہی راستہ نظر آیا۔ لیکن ایک بہیمانہ

اور خطرناک راستہ جو اس کی ذہنی الجھن کا واحد حل تھا۔ ولیم کو غائب کر دیا جائے اور اس کی گمشدگی کے راز کا انکشاف موت کی صورت میں ہو۔ بیوہ ہو کر ہی جولیا اس کے لئے ایک خوش آئند مستقبل اور نئی ازدواجی زندگی کی تشکیل کر سکتی تھی۔

اور ولیم، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، غائب کر دیا گیا۔ وہ اس روز صبح برسیلز جانے والی ٹرین میں سوار ہوا اور پھر اس کے بعد ایسا غائب ہوا گویا کبھی اس کا وجود ہی نہ تھا۔!

پولیس نے اس کا کھوج لگانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ملک کا کونا کونا چھان مارا لیکن اس کی گمشدگی کا معاملہ نہ ہو سکا۔ جولیا، اس کا بچہ اور ولیم کے والدین نو دن تک بڑی بے چینی سے انتظار کرتے رہے، آخر دسویں روز برسیلز پولیس چیف کے نام مندرجہ ذیل خط موصول ہوا جس پر برسیلز شہر کی مہر لگی ہوئی تھی: خط کا مضمون یہ تھا:

محترم:

اخبارات کی خبروں سے مجھے یہ جان کر سخت حیرت ہوئی کہ میرے دو خط جو میں اس سے قبل آپ کے نام تحریر کر چکا ہوں اب تک نہیں ملے۔

مسٹر ولیم، افسوس ہے، لاپتا نہیں ہوئے۔ اداہ مرچکے ہیں۔! ان کی موت میرے برسیلز کے دقت ۱۵۹- روڈ می لالوٹی میں حادثے کی بنا پر واقع ہوئی۔ یہ حادثہ میری غلطی اور لاپرواہی سے ہوا۔ میں نے میرسٹر ولیم کو اپنے ایک مقدمے کے سلسلے میں مشورہ حاصل کرنے کے لئے بلایا تھا۔ ان سے گفتگو کے دوران میں نے

یوں ہی میز پر پڑا ہوا ریلواریا اٹھایا اور بے خیالی میں

<https://www.facebook.com/groups/372605677178945/>

اس سے کھیلنے لگا۔ بیرسٹر جب جانے لگا تو اس کے پلٹے ہی میری انگلی ٹریگر پر جا پڑی اور ریو الور چل گیا اور دوسرے ہی لمحے بیرسٹر میرے پاؤں پر آگرا۔ میں نے خیال کیا تھا کہ وہ شدید زخمی ہوا ہے لیکن افسوس! وہ گرتے ہی مچکا تھا۔ میرے ہاتھوں مچکا تھا۔

پہلے میں نے سوچا کہ پولیس کو فوراً مطلع کر دوں مگر پھر سوچ کر میں اس ارادے سے باز رہا کہ خواہ مخواہ مصیبت اور پریشانی اٹھانا پڑے گی۔ میں امریکن ہوں اور یہاں برسیلز میں میرا کوئی دوست اور واقف کار بھی نہیں، لہذا میں نے یہ طے کیا کہ فوراً بلیجیم چھوڑ دوں اور یہاں سے دور جا کر پولیس کو اصل واقعے سے مطلع کر دوں۔ میں نے ایسا ہی کیا لیکن معلوم ہوتا ہے میرے دونوں خط پولیس کو نہیں ملے۔

میں نے جو کچھ اوپر بیان کیا ہے وہ بالکل سچ ہے اور میں اس سلسلے میں ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔ براہ کرم بیرسٹر کی عمرزدہ فیملی کو میرا یہ پیغام تعزیت پہنچا دیں کہ مجھے اُن کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور میں ان کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔ مجھے انتہائی ندامت ہے کہ میں غیر ارادی طور پر ولیم کی موت کا سبب بنا! (دستخط) ہنری داگن

ہنری داگن! کون تھا ہنری داگن؟ شہر کے تمام ہوٹلوں کے رجسٹر چھان مارے لیکن اس نام کے کسی شخص نے کبھی کسی ہوٹل میں قیام نہیں کیا تھا۔ اب ظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مندرجہ بالا خط کا مضمون حقیقت پر مبنی نہیں۔

اس کے علاوہ پولیس کے سابقہ تجربوں کی روشنی میں یہ خط اور مشکوک ہو گیا۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ گمشدگی یا قتل وغیرہ کی واردات کے سلسلے میں جب کبھی کوئی پولیس نوٹس اخبارات

میں دیا گیا تو اس قسم کے دو چار خطوط موصول ہوئے جو بعد کو محض من چلے لوگوں کی شرارت ثابت ہوئے۔

بہر حال حقیقہ پولیس کے دو افسر مذکورہ پتے پر بھیجے گئے۔ روڈی لالوٹی شہر کی مشہور سڑک ہے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ ۱۱۵۹ ایک بڑی وسیع بلڈنگ ہے جس کے کمروں میں خاصی تعداد میں تجارتی دفاتر واقع ہیں۔ کافی تلاش کے بعد بلڈنگ کے پورٹرسے انہیں پتا چلا کہ اس بلڈنگ میں ایک دفتر ایک امریکن ہنری داگن نے کرائے پر لیا ہوا ہے۔ اس انکشاف سے انہیں پھر شرمک ہوا کہ ہو سکتا ہے کسی نے اس امریکن کو پریشان کرنے کی غرض سے پولیس کو یہ خط اس کی طرف سے لکھ دیا ہو۔

بہر حال وہ اس کے دفتر پہنچے، دروازہ بند تھا، انہوں نے کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ ملا۔ آخر کار انہوں نے دروازے کو زور دیکر کھولا۔ کمرہ میں سامنے ہی ایک بڑی میز رکھی ہوئی تھی جس پر ایک ریو الور پڑا ہوا تھا۔ ایک طرف کرسی پر ولیم کی شکستہ لاش گھڑی بنی ہوئی پڑی تھی۔ اس کی گردن کے پیچھے گہرے زخم کا نشان تھا جس سے پتا چلتا تھا کہ اس پر پیچھے سے گولی چلائی گئی ہے۔ دفتریں ہر چیز اپنی جگہ پر تھیں۔ ولیم کا بھاری کوٹ اور ہیٹ دروازے کے قریب رکھے ہوئے اسٹینڈ پر ٹنگے ہوئے تھے۔ کرسی کے قریب فرش پر بہت سا خون منجمد پھیلا ہوا تھا جس پر کہیں کہیں جوتے کے تکے کے نشان تھے۔ بد نصیب بیرسٹر کی جیب سے کچھ رقم بھی برآمد ہوئی اور وہ خط بھی ملا جو اُس موکل نے اسے لکھا تھا جس سے اس پر اسرار دلنے کی تصدیق ہو جاتی ہے: خط کا مضمون یہ تھا۔

”محترم،

میرے ایک دوست نے آپ کا نام

سب رنگ ٹائم



سوگواروں کے ہجوم میں آرمنڈ بھی شامل تھا۔ جولیا شوہر کے سوگد میں بہت غمگین تھی اور اپنے بچے کے ساتھ لگ تھلگ زندگی گزار رہی تھی۔

اور پھر لیکیا ایک گناہم خطوں کی آمد کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا جن پر اینیٹورپ ڈاک کی مہر لگی ہوئی تھی۔ یہ سارے خطوط برسیلز پولیس کے نام بھیجے گئے تھے اور ان میں ظاہر کیا گیا تھا کہ ولیم کی موت میں ایک انجینئر آرمنڈ پیلز کا ہاتھ ہے، جس کا عرصے سے ولیم کی بیوی جولیا کے ساتھ معاشقہ چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ پولیس کو یہ بھی مشورہ دیا گیا تھا کہ "ہنری واگن" کے دستخطوں کو آرمنڈ پیلز کی ہینڈ رائٹنگ سے ملا کر دیکھا جائے۔

برسیلز پولیس کو پھر یہی شک گذرا کہ اسے کوئی قریب دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس خیال سے اس شک کو اور تقویت ملی کہ پیلز فیملی کا شمار اینیٹورپ کے معززین اور مشرفا میں کیا جاتا تھا۔ پولیس کو یہ بھی پتا چلا کہ آج کل دولہا بھائی اپنی بیوہ مال کے ساتھ اینیٹورپ میں رہ رہے ہیں۔ آرمنڈ کا چھوٹا بھائی لنون پیلز جو امریکہ میں ملازمت کرتا تھا ان دنوں چھٹی پر گھر آیا ہوا تھا۔

اگرچہ برسیلز پولیس کو آرمنڈ کے متعلق کوئی شک نہ تھا تاہم یہ نظر احتیاط اس نے نہ صرف آرمنڈ بلکہ اس کے چھوٹے بھائی لنون کی تحریر کا نمونہ بھی انتہائی خفیہ طریقے سے حاصل کر لیا۔

اس واردات کی تفتیش کا افسرانچارج یہ دیکھ کر سخت حیران ہوا کہ اگرچہ آرمنڈ افسانہ پر اسرار امریکن کی تحریریں قطعی مختلف ہیں لیکن لنون پیلز اور "ہنری واگن" کی تحریریں میں انتہائی مماثلت ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ضروری تصدیق کرنے کے چند

گھنٹوں بعد آرمنڈ اور لنون کو حراست میں لے لیا گیا۔ پولیس کو تھوڑا سا رخ ملنے کے بعد تفتیش میں بڑی آسانی ہو جاتی ہے لیکن اس بار قانون کو ایک ایسے مخالف سے واسطہ پڑا تھا جس نے بہت سوچ سمجھ کر انتہائی دلیرانہ سے اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنایا تھا۔ اگر لنون تھوڑی سوچ بوجھ سے کام لیتا تو اس کا بڑا بھائی آرمنڈ اپنے کبھی کے دوست ولیم کی بیوہ جولیا کے ساتھ آج خوشگوار ازدواجی زندگی گزار رہا ہوتا۔

بہت دن تک کیس کی تفتیش جاری رہی۔ دونوں بھائیوں سے پوچھ گچھ ہوئی لیکن ان میں ایک بھی کسی طور کھل کر نہ دیا۔ برخلاف اس کے وہ مستقل اپنی بیگناہی پر مصر رہے! جیل میں ان کے عزیز واقارب اور یار احباب جو ملنے آتے تھے ان کو بھی انہوں نے اپنی بیگناہی کا یقین دلایا اور کہا کہ ہمارا ضمیر بہر حال اپنی جگہ مطمئن ہے۔

لیکن رفتہ رفتہ جب اس سلسلے کی کڑیاں ملتی گئیں تو آرمنڈ اور لنون کو اپنے ناپاک منصوبے کی ناکامی کا احساس ہوا۔ لنون کی ذرا سی غلطی سے پورا منصوبہ بے نقاب ہو گیا۔ اگر اس نے "ہنری واگن" کے دستخط اپنے ہاتھ سے نہ کئے ہوتے یا صرف انہیں ٹائپ کر دیا ہوتا تو برسیلز پولیس ان دونوں بھائیوں کو ولیم کے قتل کے الزام میں کبھی مانو نہ کر پاتی!

استغاثے کی رپورٹ مندرجہ ذیل حقائق پر مبنی تھی۔ لنون پیلز اپنی بزنس میں دیوالیہ ہو جانے کے بعد ایک عرصے تک کوئی مستقل ذریعہ معاش حاصل نہ کر سکا اور مختلف اوقات میں مانچسٹر، لندن اور بیوز آئرس میں مقیم رہا۔ آخر کار کچھ عرصے بعد امریکہ کی ایک بڑی فرم میں اسے سب ڈپٹی



ایس اے سی

زعفرانی قوام

مشرقی تہذیب کا نمائندہ

لذیذ ترین پان کے لئے زعفرانی قوام استعمال کیجئے



مینوفیکچرڈ: ایس۔ ایمڈن اینڈ کمپنی

حسن علی لین - بڑے بازار - پی او بکس نمبر ۳۶۸ کراچی فون: ۲۳۳۰۲۸

خدمت مل گئی اور وہ نیویارک میں سکونت پذیر ہو گیا۔
وہم بیرسٹر کی گمشدگی سے کوئی تین ماہ قبل اکتوبر میں ایک
روز اس نے اپنی فرم کو ملازمت چھوڑنے کے لئے فوری
خبری نوٹس دیا جس میں وجہ یہ بتائی گئی کہ اس کا ایک
لیڈین دوست جو ایک انتہائی مشکل اور پیچیدہ صورتحال
میں دوچار ہے اسے اس کی فوری مدد کی ضرورت ہے اور
میں نے تار دے کر اسے بلایا ہے۔ لیکن لنون پیلز کینیڈا
ہوا ہوا اور پ نہیں گیا بلکہ یکم نومبر کو لیورپول جانے والے
بحری جہاز ”ارزونہ“ سے روانہ ہوا۔ جہاز کا ٹکٹ اس نے ایک
فرضی نام ”پرلیات“ سے لیا تھا۔ اسے غالباً اپنے بھائی کی
طرف سے خط ملا تھا جو اس کی آمد کا منتظر تھا، اس لئے کہ
وہ سیدھا پیرس پہنچا جہاں وہ اپنے بھائی آرمنڈ سے ملا۔
وہاں دونوں بھائی ایک ہی ہوٹل میں فرضی ناموں سے الگ
الگ کمروں میں ٹھہرے۔ ان دونوں نے پیرس میں چار روز قیام
کیا۔ آرمنڈ اپنے منصوبے کو بروئے کار لانے کے سلسلے میں اپنے
بھائی لنون کو آلہ کار بنا کر شروع سے آخر تک انٹیلی جنس اور
ہائیکاری کا کام انجام دیتا رہا۔ چوتھے روز آرمنڈ اینٹورپ
واپس چلا گیا۔ اس کے جانے کے فوراً بعد لنون پیرس کے
ایک دوسرے ہوٹل میں منتقل ہو گیا اور وہاں پھر اس نے ایک
”اسرافرضی نام اختیار کر لیا۔ وہاں سے اگلے روز وہ ایک
بڑے ڈریسر کے ہاں گیا اور فینسی ڈریس بال میں شرکت کرنے
کے بہانے اس دکان سے ایک بگ (مصنوعی بال) اور ایک
مصنوعی دارمھی خریدی۔ تیسرے روز وہ اس ہیئر ڈریسر کے ہاں
لا بارہ گیا اور میک اپ کے ذریعے اپنا مصنوعی چہرہ بنوایا۔ یہی
نہیں بلکہ اپنی رنگت بھی امریکیوں جیسی کرائی۔ جب وہ میک اپ
مکمل کر کے دکان سے نکلا تو وہ قطعی ایک مختلف رنگ رُپ

کے علاوہ شہر کے مختلف وکلا سے بھی تجارتی معاملات کے سلسلے میں اس انداز سے ملاقات اور مشورے کئے، جیسے وہ یہ سب کچھ حقیقی طور پر کر رہا ہو۔

وہ جہاں کہیں بھی گیا وہاں کے اعلیٰ ترین ہوٹلوں میں قیام کیا۔ ان ہی ہوٹلوں میں اپنی بزنس آسامیوں کو شاید ارضیا فیتیں دیں جن سے پتا چلتا تھا کہ اس کے پاس کافی دولت تھی۔

قتل کی وارداتوں کی تاریخ میں ایسے قتل کی نظیر نہیں ملتی جس کا منصوبہ اس قدر ذہانت اور ہوشیاری کے ساتھ بنایا گیا ہو۔ قاتل کے پاس عموماً دو چیزوں کی کمی ہوتی ہے، وقت اور پیسہ! جبکہ اس کیس میں دونوں چیزیں قاتل کے تصرف اور اختیار میں تھیں۔ اس میں شک نہیں کہ اگر لنون پیلز کے پاس اپنے بھائی کی عقل و فراست کا عشر عشر بھی ہوتا تو ان کی یہ اسکیم کبھی ناکام نہ ہوتی جسے ترتیب دیتے اور بروٹھے کار لانے میں انہوں نے انتہائی غیر معمولی ذہانت اور مستقل مزاجی سے کام لیا تھا۔

بہر حال، اس طور سے اُس نے خود کو ایک معزز امریکی بزنس مین ظاہر کرتے ہوئے بلجیم جاکر ادھر ادھر کافی دیر کئے اور پھر آخر میں برسلیز جاکر وہاں اپنا مستقل ٹھکانا بنالیا۔ وہاں روڈی لالونی کے تجارتی مرکز میں ایک آفس کرائے پر لیا اور اسے عمدہ قسم کے فرنیچر، قالین اور پردوں وغیرہ سے آراستہ کیا۔ فرنیچر کے ساتھ اُس نے ایک ہیٹ کوٹ اسٹینڈ بھی اس خیال سے خریدا کہ ولیم بیرسٹر اپنا بھاری ادھر کوٹ اس پر ٹانگ سکے ورنہ اگر وہ اس وقت وہ اسے پہنے ہا تو ممکن ہے گولی نشانے پر ٹھیک نہ لگے۔

قتل کی واردات کے روز کیا ہوا یہ سب کچھ صیغہ راز سب رازِ محض

کا آدمی تھا جسے اس کی ماں بھی شاید نہ پہچان سکتی۔ اب وہ ایک گورے چٹے بلجیئن کے بجائے جنوبی امریکہ کا ایک سپانوی باشندہ معلوم ہوتا تھا۔

اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اس نے آرمنڈ کو خط لکھا جس پر ۱۸ نومبر سین فرانسسکو لکھا تھا۔ اس خط میں اس نے اپنے تفصیلی حالات لکھے تھے اور ملازمت میں ترقی ملنے کا ذکر کیا تھا۔ آخر میں یہ بھی تحریر کیا تھا کہ وہ بہت جلد چھٹیوں میں کچھ عرصے کے لئے اینٹورپ آئے گا۔ یہ خط آرمنڈ نے اپنے چند قریبی دوستوں کو بھی دکھایا تھا۔

لیکن لنون نے پیرس میں زیادہ عرصے قیام کیا اور پھر ”وانبرگ“ کے فرضی نام سے سات عدد ریور اور کارٹوس کے ڈبے خریدے۔ بعد ازاں اس نے امریکہ سے لائے ہوئے اپنے تمام کپڑے اور دوسری چیزیں ضائع کر دیں، پھر ایک اور فرضی نام اختیار کر کے کچھ ریڈی میڈ کپڑے خریدے اور ان تمام کپڑوں پر ”ہنری واگن“ کا مونوگرام بنوایا۔

اس طرح نئی نام اور نئی شخصیت سے آراستہ ہو کر میسرز مرسے اینڈ کمپنی آف سڈنی کے تجارتی نمائندے کی حیثیت سے یورپ آیا تاکہ برلن، ہمبرگ، امیسٹرڈیم اور آسٹریلیا کے درمیان کمپنی کے اسٹیرز کی نئی سروس قائم کر کے امکانات کا جائزہ لیا جاسکے۔ اس سلسلے میں اس نے بہت سے سفر کئے، جن کا منصوبہ پہلے ہی بڑی ہوشیاری سے بنایا گیا تھا۔

”ہنری واگن“ سرخ و سپید رنگت والا، باریش، متوسط عمر کا جو بظاہر امریکن معلوم ہوتا تھا۔ یکم دسمبر کو پیرس سے روانہ ہوا اور تین ہفتے تک الینڈ اور جرمنی کے مختلف شہروں میں گھومتا رہا اور امیسٹرڈیم، ہمبرگ اور برلین میں قیام کرتے وہاں کے کچھ تاجروں سے ملا۔ اس

ہیں رہا اور ہمیشہ رہے گا۔ ولیم کو دونوں بھائیوں میں سے کس نے شوٹ کیا اس کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بلجیم کے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ انجینئر نے ولیم کو بے وہ اپنا جانی دشمن سمجھتا تھا، جذبہ انتقام کی تسکین کی خاطر خود ہی قتل کیا تھا۔ اس کے علاوہ فرش پر منجمد خون میں جو بوٹ سول کا نشان پایا گیا وہ بھی آرمند ہی کا تھا۔

میڈیکل رپورٹ کے مطابق ولیم کو کرسی پر جہاں اس کی لاش ملی قتل نہیں کیا گیا بلکہ کھڑے ہونے کے بعد پیچھے سے شوٹ کیا گیا تھا۔ وہ گولی لگنے کے بعد فرش پر گر جہاں ایک روز تک اس کی لاش ایسے ہی پڑی رہی۔ اس کے بعد شاید آرمند یا لنون دونوں بھائیوں نے آکر اس کی لاش کو پیڑ سے انداز سے ڈال دی جس سے یہ پتا چلے کہ اس کی موت کسی حادثے کے طور پر واقع ہوئی ہے۔

یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ ان سب باتوں کے باوجود یہ کس طرح ثابت ہوا کہ اس قتل کا آرمند پیڑ سے براہ راست تعلق ہے۔ جو بوٹ سول کا نشان کوئی ایسا واضح ثبوت نہیں کہ اس کی بنا پر ایک شخص کو قاتل قرار دے کر پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔

اس میں شک نہیں کہ آرمند کی انتہائی ذہانت اور ذرا اندیشی نیز اس کے چھوٹے بھائی لنون کی ثابت قدمی کی وجہ سے پولیس کو کوئی شہادت نہ مل سکی جس کی بنیاد پر آرمند کو ماحوذ کیا جاسکتا تھا البتہ قرائن کی کچھ شہادتیں دستیاب ہو گئیں جن میں وہ ٹیلی گرام بھی شامل تھے جو دونوں بھائیوں نے پیرس میں ملنے سے قبل ایک دوسرے کو بھیجے تھے۔ اس کے علاوہ پیرس کے قیام کے دوران جس ہوٹل میں دونوں بھائیوں نے قیام کیا تھا اس کے مالک نے انہیں پہچان لیا اور یہ بھی تصدیق کی کہ دونوں ایک

ہی وقت میں اس کے ہوٹل کے الگ الگ کمروں میں مقیم تھے۔ لنون کے ہالینڈ، جرمنی اور بلجیم کے دوران قیام میں آرمند اور اس کے درمیان تقریباً روزانہ ٹیلی گرام کی ترسیل ہوتی تھی جن میں آرمند نے ایک عورت کا فرضی نام اختیار کر رکھا تھا۔

آرمند کے خلاف ایک اور قرآنی شہادت یہ ملی کہ دسمبر کے آخری ہفتے میں آرمند نے اپنے امینورپ کے گھر میں پستول سے نشانہ بازی کی مشق شروع کی تھی۔ پستول کے مستقل دھماکوں سے تنگ اگر جب پڑوسیوں نے اس سے شکایت کی تو اسے اپنی یہ پریکٹس بند کرنا پڑی۔ بعد کو خانہ تلاشی میں ایک پوشیدہ جگہ پر بڑی تعداد میں کارتوس دستیاب ہوئے جن کے متعلق یہ ثابت ہو گیا کہ یہ وہی کارتوس تھے جو اس کے بھائی لنون نے پیرس سے خریدے تھے، ان میں سے ایک کی کارکردگی سے بھی آرمند مطمئن نہ ہو سکا، چنانچہ لنون برسیلز سے فوراً لندن گیا اور ایک انگلش گن میکرز کے ہاں سے وہ ریوالور خرید جس سے ولیم کا کام تمام کیا گیا۔

قتل کے روز صبح سویرے چھوٹے بھائی آرمند کو مندرجہ ذیل مضمون کا ٹیلیگرام دیا تھا۔
دو تمہاری عمدہ تجویز کا شکریہ! میں سینیچر کو تمہاری غلطی رہوں گی“

”میری“

اس ٹیلیگرام کے مضمون کا مفہوم یہ نکالا گیا۔
”اس نے تجویز منظور کر لی ہے، میں آج اس کی آمد کا متوقع ہوں“

آرمند نے عدالت کو بتایا کہ یہ ٹیلیگرام اس کی ایک لیڈی فرینڈ نے بھیجا تھا جس سے اس نے خفیہ ملاقات کا

وعدہ کیا تھا لیکن بد قسمتی سے ٹیلیگرام کا اور بحیل ڈرافٹ بلیز کے ٹیلیگراف آفس سے مل گیا جو لنون کے ہاتھ کا تحریر کردہ تھا۔ !

جب دونوں بھائیوں کی عدالت میں پیشی ہوئی تو اس مقدمے میں لوگوں کی دلچسپی بڑھ گئی۔ نہ صرف بلجیم بلکہ پورے براعظم میں یہ مقدمہ لوگوں کی دلچسپی کا باعث بنا رہا۔ پورے ایک ماہ تک مقدمے کی سماعت جاری رہی اور جیسا کہ فرانس اور بلجیم کی عدالتوں کا دستور ہے۔ اس مقدمے میں ان گنت گواہ پیش ہوتے رہے۔ ایسے چھوٹے چھوٹے گواہ بھی پیش ہوئے جن کا مقدمے سے کوئی خاص تعلق نہ تھا اور جن کو انگلینڈ اور امریکہ کی عدالتوں میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ ہر پارٹی یعنی مقتول، مقتول کی بیوی، ملازمین کے کھڑے میں کھڑے ہوئے دونوں بھائیوں کے تمام عزیز اقارب بھی گواہ کی حیثیت سے پیش ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک کی فرداً فرداً سماعت ہوئی، نیز اس قتل کی واردات کے متعلق ان کی ذاتی رائے بھی لی گئی۔

ان دونوں بھائیوں کو گواہوں کے کھڑے میں لا کر ان کا بیان سنا گیا۔ عجیب بات یہ تھی کہ دونوں ایک دوسرے کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔

”کیا یہ ممکن ہے؟“ آرمنڈ نے جوشیلی آواز میں کہا کہ دونوں جس کا ولیم کی موت سے کوئی ذاتی مفاد وابستہ نہ تھا محض اس بنا پر قتل کر دیتا کہ میں اُس سے نفرت کرتا تھا اور پھر اس نے ولیم کی بیوی کے ساتھ اپنے تعلقات کا ذکر بڑے ہی فصیح و بلیغ الفاظ میں کیا اور اس بات پر زور دیا کہ جو لیا کے ساتھ اس کی دالمانہ و البٹگی اور محبت ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہے۔

لنون نے بھی اپنے بڑے بھائی کو بچانے کی کوشش میں اقبال جرم کرتے ہوئے کہا ”میں نے ولیم کو شوٹ کیا ہے۔ اس بنا پر کہ اس نے میری ایک بزنس میں میرے فراڈ کا پردہ چاک کر کے مجھے بھاری نقصان پہنچایا تھا۔ میرے بھائی آرمنڈ کا ولیم کے قتل سے کوئی تعلق نہیں۔ ولیم کو اپنے لڑے سے ہٹانے کے لئے آرمنڈ کو قتل کی ضرورت نہیں تھی اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ قانونی طور پر جو لیا کو اُسے طلاق دینے کا پورا حق حاصل تھا!“

لنون کے بعد جب گواہوں کے کھڑے میں جو لیا، (مقتول کی بیوی) کو لایا گیا تو سب کی پُراشتیاق نظروں اس کی جانب اٹھیں۔ لوگ اُس کا بیان سننے کے لئے ہمہ تن گوش تھے۔

وہ بیوی کے مخصوص ماتمی سوٹ میں ملبوس تھی۔ اس کے سنہری بال اس کا رخ سے ڈھکے ہوئے تھے، گریڈی سے اس کی خوبصورت بڑی بڑی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اس سوگوار انداز میں اس کا حسن پہلے سے کچھ زیادہ پُرندہ اور دلکش نظر آ رہا تھا۔

”میں یہاں آئی ہوں“ اس نے جیوری پر نظر ڈالتے ہوئے کہا ”کسی کو مورد الزام ٹھہرانے نہیں بلکہ معاف کرنے وہ کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی ”اپنے شوہر کو معاف کرنے اُس کے قابلِ نفرت کردار پر!“

اس نے انتہائی سنجیدہ اور مؤثر انداز میں اس بات کی تردید بھی کی لیکن اُن ناقابلِ تردید شہادتوں کی موجودگی میں کسی کی کچھ نہ چل سکی جو لنون کی ایک لاپرواہی کی وجہ سے یکے بعد دیگرے یکجا ہوتی گئیں!

چنانچہ جیوری نے متفقہ فیصلہ دے دیا اور دونوں کو سزائے موت کا حکم ہو گیا۔